اصطلاحوں میں بات کریں اور اپنے مدارس میں متعین فقہوں کی تعلیم دینے کے بجائے پوری اسلامی فقہ کی تعلیم دیں' تاکہ طلبہ کے ذہنوں میں وسعت اور رواداری پیدا ہو''۔ (اسلامی قانون کی تدوین 'امین احسن اصلاحی' ص۱۰۳)۔ مذکورہ بالا دونوں اقوال مولانا اصلاحیؒ کی دانش برہانی کے غماز ہیں۔

یہ مختصر تبصرہ نہ تو مولانا امین احسن اصلاحی جیسے کوہ وقار کی علمی لطافتوں اور فکری عظمتوں کا احاطہ کرسکتا ہے اور نہ علوم القرآن کے خصوصی نمبر پر خاطرخواہ روشنی ڈال سکتا ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق احمد ظلی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے مولانا اصلاحیؒ کے علمی کارناموں کی غیر جذباتی پیمایش کے لیے' فاضل مقالہ نگاروں کے تعاون سے یہ خوب صورت گلدستہ پیش کیا۔ (سلیم منصور خالد)

افغان باقی' کہسار باقی' سید ارشاد احمد عارف۔ ناشر: خورشید گیلانی ٹرسٹ' ۲۲- ایچ مرغزار آفیسرز کالونی' ملتان روڈ' لاہور۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۱۳۰ روپے۔

براعظم ایشیا کے قلب (افغانستان) پر اشتراکی روس کے حملے (۱۹۷۹ء) کے ۲۲ سال بعد' دوسرا حملہ استعماری امریکہ نے کیا ہے۔ بظاہر اشتراکیت اور سرمایہ داری میں بعدالمشرقین ہے لیکن استعماریت' سامراجیت اور توسیع پسندی کے ضمن میں دونوں میں حیرت انگیز اتفاق پایا جاتا ہے۔ دونوں کا ہدف افغانستان کے بے پناہ قدرتی وسائل اور قیمتی معدنیات پر قبضہ جما کر اُنھیں ہڑپ کرنا ہے (اس کی تفصیل معتوب اور ان دنوں پابند سلاسل ایٹمی سائنس دان بشیرالدین محمود اپنے ایک مضمون میں پیش کر چکے ہیں)۔ تاریخ میں جہاں یہ امر مملکت خداداد پاکستان کے لیے طرہ امتیاز رہے گا کہ اُس نے اشتراکی حملے کے خلاف افغانیوں کے جہاد میں ان کی پوری طرح پشتی بانی کی' وہاں اس کے دامن پر ایک سیاہ دھبا ثبت ہے کہ آزاد اسلامی مملکت' افغانستان پر امریکی یلغار اور قتل و غارت گری میں وہ امریکہ کا مددگار بن گیا۔ اس کی پیشانی پر کلنک کا یہ ٹیکا اہل پاکستان کو مدتوں شرمسار رکھے گا۔

افغانستان پر امریکی حملہ گذشتہ دو تین ماہ میں ہماری صحافت خصوصاً کالم نگاروں کا سب سے بڑا موضوع رہا ہے۔ اس ضمن میں جن اہل قلم نے پاکستانی نقطۂ نظر اور اسلامی جذبات کی صحیح' موثر اور بھرپور ترجمانی کی ان میں روزنامہ نوائے وقت کے سینئر ڈپٹی ایڈیٹر سید ارشاد احمد عارف کا نام بہت نمایاں ہے۔ انھوں نے بڑی جرأت' توازن اور ایک جذبۂ ایمانی کے ساتھ اس موضوع کے مالہ وماعلیہ کو موثر انداز میں پیش کیا۔ زیرنظر کتاب اسی موضوع پر ستمبر' اکتوبر ۲۰۰۱ء میں لکھے ہوئے ان کے کالموں (طلوع) کا مجموعہ ہے۔ ان تحریروں میں ایک صاحب دل پوری دردمندی کے ساتھ اور ہر طرح کی مصلحت اندیشی کو بالاے طاق رکھتے ہوئے اپنے دلی

جذبات کی ترجمانی کرتا نظر آتا ہے جو دراصل پاکستان کے جمہور مسلمانوں کی ترجمانی ہے۔

معاصر صحافیانہ تحریروں میں کوئی ادبی اسلوب یا دانش ورانہ نکتہ آفرینی کم ہی دیکھنے میں آتی ہے مگر ارشاد احمد عارف کے ہاں جان دار، تیکھے اور موثر انداز تحریر کی خوب صورت مثالیں ملتی ہیں جن کی معنی خیزی قابل داد ہے، مثلاً: ○ طالبان کی کیفیت اس وقت شریف گھرانے کی ایسی عورت کی ہے جس کو بیچ چوراہے کے اخلاق باختہ نوجوانوں نے گھیر رکھا ہے۔ مطالبہ یہ ہے کہ ہنسی خوشی اپنی عزت کا سودا کرلو ورنہ مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ (ص ۱۲)۔ ○ مادی ضروریات اور جسمانی خواہشات مقصدِ حیات بن جائیں تو آدمی مزاحمت اور مقابلے کے بجائے خود سپردگی اور لذت کیشی کو ترجیح دیتا ہے (ص ۱۳)۔ ○ انسان کو اقتدار نہیں، کردار زندہ رکھتا ہے۔ قدرت ہر انسان، گروہ اور قوم کو یہ موقع ضرور فراہم کرتی ہے کہ وہ فیصلے کی گھڑی میں اپنا وزن درست پلڑے میں ڈال سکے (ص ۴۲)۔ ○ امریکہ کا نشانہ پاکستان، بہانہ افغانستان ہے (ص ۴۷)۔ ○ ہر فیصلہ زمین پر نہیں ہوتا، کچھ فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں اور ان کا ایک وقت مقرر ہے جس کا کسی کو علم نہیں ورنہ امریکہ کم از کم ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو ضرور بچا لیتا۔ (ص ۵۰)

ارشاد احمد عارف بار بار ہمارے امریکی آلۂ کار بن جانے کے فیصلے پر اظہار افسوس کرتے ہیں: ''ماضی میں امریکی گیم پلان کا حکمرانوں کو علم ہوتا تھا، عوام کو نہیں۔ اب صورت حال اس کے برعکس ہے کہ عوام باخبر ہیں مگر امریکہ سے خوش گمان حکمران بے خبر نظر آتے ہیں یا اس کی ایکٹنگ کر رہے ہیں (ص ۹۸)۔

مصنف بنیادی طور پر ایک سنجیدہ اداریہ نویس اور کالم نگار ہیں مگر ان کی حسِ مزاح بھی جگہ جگہ اپنی جھلک دکھاتی ہے۔ درزی اور چالاک ترک سردار کے حوالے سے ''ٹھگ'' میں، اسی طرح دنبے، بیل اور اُونٹ کی مثالوں کے ساتھ ''چارہ'' میں مزاح کی ایک زیریں لہر موجود ہے۔

امید ہے یہ مجموعۂ مضامین دل چسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ (رفیع الدین ہاشمی)

سیاست اور معیشت، حامد سلطان۔ ناشر: رحیم سنٹر، پریس مارکیٹ، امین پور بازار، فیصل آباد۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

پاکستان کو درپیش مسائل میں سے اہم ترین مسئلہ جسے مسائل کی جڑ بھی قرار دیا جاسکے، کیا ہے؟ اس بارے میں اتفاق رائے سے کچھ کہنا مشکل ہے، تاہم بہت سے لوگوں کے خیال میں اس وقت ملک کا اہم ترین مسئلہ اس کی کمزور معیشت ہے۔

بلاشبہہ پاکستان کو قدرت نے وسیع انسانی و قدرتی وسائل عطا کیے ہیں، تاہم پے در پے برسراقتدار